

Registerd

L. No 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۵) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے۔ ۳۰ اگست ۱۹۰۷ء جلد (۳۵)

گلدستۂ اخبار

راولپنڈی میں تعزیری پولیس بھی مقرر کی گئی ہے جس کا خرچ وہاں کے باشندوں سے بطور تاوان لیا جائیگا **ٹکٹ** بیچنے سے ڈاک منشیوں کو جو کمیشن ملتا تھا اُس کے موقوف کر دینے سے اُن لوگوں کی آمدنی کم ہو گئی تھی اب صاحب وزیر ہند نے اُن کی حالت پر غور فرما کر ۰۰ لاکھ روپیہ کا زاید خرچ محکمہ ڈاک کے لئے منظور کیا ہے اس رقم سے پوسٹ ماسٹروں اور سب پوسٹ ماسٹروں کی تنخواہ میں اضافہ کر دیا جائیگا گورنمنٹ شکر گذاری کی مستحق ہے (تہذیب نسواں) **کابل سے** قندہار تک موٹر کار چلنے کے قابل سڑک تیار ہو رہی ہے علاوہ اس کے تار گھروں میں عورتیں بھی کام کیا کریں گی **ایک آنہ کا جدید سکہ** جاری تو ہو گیا ہے مگر ہر جگہ سے شکایات کمیابی کی ہے **کہا جاتا** ہے کہ روپیہ کی ۱۶ ایک آنہ سکہ کی تیاری پر کل لاگت سو آتی ہے اس طرح سے ایک آنہ کے سکہ کی قیمت اصلی ¾ پیسہ یعنی تین دمڑیاں ہوئیں **پولیس کے** جن تین ملازموں کو سشن جج کمیلا نے سید علی ملنبائی کو بندوق سے ہلاک کرنے کے جرم میں ایک کو موت اور دو کو حبس دوام کی سزا دی تھی ہائی کورٹ کلکتہ کے مسٹر جسٹس مترا اور جسٹس فلچر نے انکو رہا کر دیا۔ (نظام الملک) **بابو جگدمبا پرشاد** صاحب سابق آریہ نے جو ایک دو سال سے مسلمان ہو گئے تھے اب انہوں نے اسلام کو بھی طلاق دیدی ہے اور اب لکھتے ہیں کہ "میں مذہبی خیالات کے لحاظ سے سب سے علیحدہ رہوں گا نہ ہندو نہ مسلمان نہ برہمو نہ آریہ سماجی" افسوس ہے ان کی حالت پر **اخبار مسافر** آگرہ کو توہین مذہب کے جرم میں جو ایک ماہ کی قید کی سزا دی گئی تھی اُس کی اپیل سشن سے نامنظور ہوئی تھی اور مدت سزا ابھی گذر چکی۔ **آج کل** مقام روھورٹ کے ایک سائنٹیسٹ نے ریڈیم سے ملتی جلتی ایک اور دھات دریافت کی ہے ایک رتی ریڈیم کی قیمت ۶ ہزار فرانک ہے مگر اس نویافتہ دھات کی قیمت صرف ۴۰ فرانک ہے **مسٹر مارلے** نے ایک اجلاس پارلیمنٹ میں ایک موقعہ پر فرمایا کہ ۱ جنوری ۱۹۰۶ء سے آخر جون ۱۹۰۷ء تک ہندوستان میں دس لاکھ ساٹھ ہزار ۶۲ اموات ہوچکیں **ساحل مالابار** پر دس دن تک متواتر بارش ہونے کی وجہ سے کالیکٹ تہ آب ہو گیا **احمد آباد** میں ۲۵ سے ۵۰ لاکھ تک سرمایہ سے ایک نیا بنک کھولنے کی تجویز ہے **لفٹنٹ گورنر** صاحب بہادر برہما نے مانڈلے میں مسیحی مشنریوں کو ایک قطعہ زمین عطا کیا ہے جس پر غریب اور بیکس عورتوں کے لئے ایک مدرسہ اور بورڈنگ ہوس بنایا جائیگا جس میں ہر مذہب اور ملت کی عورتوں کو جگہ دیجائیگی **نرسوں** (دایہ) کی تیاری کے فنڈ میں ۲½ لاکھ روپیہ منتقل فنڈ میں جمع ہو گیا ہے **لکھنؤ کی میونسپلٹی** نے موٹر کاروں پر چھ روپیہ سالانہ ٹیکس اضافہ کر دیا **مراکو** میں فرانسیسیوں اور مسلمانوں کے خوب جنگ ہو رہے ہیں مگر مسلمان جن کے پاس صرف تلواریں ہی ہیں کیا کر سکتے ہیں۔ **اٹاوہ** میں گورنمنٹ کے خلاف ایک سازش کا راز کھل گیا ضرور انسداد کیا جائے گا۔ **ہندوستان کی** موجودہ ضابطہ دیوانی میں ۶۰۰ دفعات ہیں مگر جدید ضابطہ دیوانی میں صرف ۵۰۰ دفعات ہونگی **کوہ آبو** پر ۳۶ گھنٹے کے اندر ۱۷ انچ بارش ہوئی **کلکتہ** کا اخبار جگانتر دس روز کے وقفہ کے بعد ۱۳ تاریخ کو نکلا مگر اس پر پرنٹر کا پبلشر کا نام نہیں (اخبار عام) **لاہور** کے سڈیشن کیس کے متعلق جو دو ملزم فرار تھے اُن میں سے صوفی انبا پرشاد نیپال کی سرحد پر سے گرفتار ہو گیا ہے لالہ ایشر داس والد پنڈی داس تاحال روپوش ہیں **ایک روپیہ** مسکوک کرنے میں [illegible] کا منافع ہوتا ہے **کپتان** سی۔ ایچ۔ بک صاحب قائم مقام ڈپٹی کمشنر منٹگمری کو ایکماہ دو یوم کی رخصت ۱۳ ستمبر ۱۹۰۷ء سے عطا ہوئی ایچ۔ سی۔ اے ویکفیلڈ صاحب انکو سبکدوش کریں گے۔ **کپتان** بی۔ او۔ رو صاحب قائم مقام ڈویژنل جج جالندھر کو ایک ماہ دو یوم کی رخصت یکم اکتوبر ۱۹۰۷ء سے عطا ہوئی ایس ڈبلیو گریسی صاحب قائم مقام ڈویژنل جج امرتسر کی ڈویژنل صاحب سے سبکدوش ہوتے پر عارضی طور پر جالندھر کو تبدیل کئے جائینگے

ایڈیٹوریل نوٹس

مہربان ایڈیٹر اہل حدیث پر واضح ہو کہ مسیح کے ابتدائی شاگردوں نے الہامی پہلو اختیار کرنا تھا جس کے لئے اُن کو خاص دو باتوں کے سیکھنے کی ضرورت تھی اوّل وہ خود اپنی حقیقت اور اصلیت سے آشنا ہوں اور دوم وہ خدا کی بھی حقیقی آشنائی حاصل کریں چنانچہ ان دونوں امور کے متعلق جو آشنائی اور عرفان ان کو ہوا اس کی بدولت وہ اس لائق ہوئے کہ ہم ان کی تقلید کریں انہوں نے زندگی کا انسانی نمونہ ہمارے سامنے پیش کیا ہے ہم ان کی کمزوریوں کو بھی دیکھتے ہیں اور جان لیتے ہیں کہ وہ ہمارے جیسے شخص انسان تھے لیکن ساتھ ہی اُن کے مقابلے اور غلبوں کو بھی دیکھتے ہیں اور ان کی زندگی میں ترقی کی صورت نظر آتی ہے ان کی زندگی انسان کی اصلیت کا انکشاف کرتی ہے اس میں ہم کو مختلف حالتیں نظر آتی ہیں رنج بھی خوشی بھی خطرہ بھی اور امید بھی یعنی انسان گناہ کی وجہ سے نہ صرف خدا سے برگشتہ اور بے بہرہ ہے بلکہ خود اپنے سے غیر آشنا ہے وہ خطرہ میں اپنا آرام دیکھتا ہے بے چینی میں مطمئن نظر آتا ہے وہ اپنی خطرناک حالت سے آگاہ نہیں ہے بے ایمانی اُس میں گھر کر گئی ہے اور وہ نہیں جانتا کہ اپنے مطالب کا کس زبان سے اظہار کرے اُس میں روحانی گویائی نہیں رہی ہے لیکن جب ہم ان شاگردوں کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس زندگی کے مختلف مواقع اور تجارب میں وہ لوگ حقیقی انسان ثابت ہوتے ہیں اُن کی زندگی کے منزلوں میں کہیں آسانی اور کہیں مشکل کا سامنا نظر آتا ہے کہیں مزاحمت اور سانحہ ہی مقابلہ و پیش ہے کہیں مایوسی کہیں امید کہیں معصیت اور کہیں ندامت اور حقیقی توبہ ہے یہ بشریت ہے لیکن چونکہ ہر ایک شخص نے خدا کے راستہ میں اسی قسم کی مسافت طے کر کے ترقی کے زینہ پر چڑھنا ہے لہٰذا وہ شاگرد ہمارے لئے رہبر اور پیش خیمہ ہیں اگر ہم چاہتے ہیں اپنا دل دیکھنا تو حضرت داؤد کے دل کی تہ تک پہونچو جو اس کے زبوروں میں ایک شفاف آئینہ کی طرح نظر آویگا اسی طرح اگر مسیح کے شاگردوں کی دلی حالت اور ان کے معلومات دریافت کرنے ہوں تو ان کے خطوط کا مطالعہ کیا جاوے۔ ایڈیٹر اہل حدیث محمدؐ صاحب کے خادموں کا نمونہ پیش کرتے ہیں جس میں انہوں نے محمدؐ صاحب کی طرف دلی خیرخواہی اور وفاداری ظاہر کی اس قسم کی خدمت کے نمونے تو ہمکو ہر ایک قوم کے افراد میں تواریخ میں ملتے ہیں روس و جاپان کے مابین جنگ کے ایام میں جاپانیوں ہی کو دیکھو جب بحری سردار ٹوگو نے پورٹ آرتھر کے بندرگاہ کے مسدود کرنے کے لئے جاپانی جانبازیں طلب کیں اور افسروں نے اپنے اپنے خون سے خط لکھکر اپنی جانیں ملک کی خدمت کے لئے نذر کیں اور اُس کا عملی نمونہ بھی دکھایا واقعی یہ عمدہ وصف ہے اور ہر ایک میں یہ وصف ہونا چاہئے لیکن اس وفاداری اور خیرخواہی کا دین سے کیا تعلق محمدؐ صاحب کے خادموں کا اگر اُن سے ایسا عشق تھا کہ وہ اپنی جان پر کھیل گئے تو اس فعل سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ خدا کے راستہ میں ثابت قدم رہے اگر وہ خدا کے راستہ میں تھے تو کہاں تک وہ اپنی حالت سے آگاہ ہوئے اور کیا ترقی کی اور خدا کو کس حد تک انہوں نے پہچانا؟ کیا عجب کہ گھمنڈ اور تکبر اور گناہ کی مختلف صورتیں ان میں بدستور موجود ہوں کیا عجب کہ محمدؐ صاحب کے عشق کے جوش میں انہوں نے محاربہ و مقابلہ کے ایام میں ہزارہا بیگناہ شخصوں کو تہ تیغ کیا ہو اور اُن کو معلوم تک بھی نہ ہوا ہو کہ انہوں نے کچھ بُرا کیا پھر ایڈیٹر صاحب ہم سے پوچھتے ہیں کہ یہی جان نثاری کی کوئی مثال ہم عیسائی تواریخ میں بتا سکتے ہیں اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں ایک نہیں ہزارہا مثالیں بتا سکتے ہیں آپ کوئی کتاب تواریخ کلیسیا کی اٹھالیں اس سے ظاہر ہوگا کہ کیا کیا اذیتیں اور مصائب مسیحیوں پر پہونچائی گئیں وہ شکنجوں میں ڈالے گئے آگ میں جھونکے گئے لیکن تادم مرگ مسیح کا انکار نہیں کیا بلکہ اپنے خون کی مہر سے خداوند کی شہادت دے گئے ہم پوچھتے ہیں کہ کوئی مثال آپ محمدی تواریخ میں بتا سکتے ہیں کہ جنہنے خدا کے راستہ میں اپنے خون سے شہادت دی ہو کیا یہ سچ نہیں ہے کہ عرب کے ادنیٰ قبائل کے لوگ جو کہ کے ایام میں آنحضرت پر ایمان لائے تھے اور ایذا رسانی سے محفوظ نہ تھے ان میں سے ایک شخص عمر نامی نے رو کر بیان کیا کہ اگر میں رسول کی توہین اور معبودوں کی تعریف نہ کروں تو میری رہائی ناممکن ہے تو اُسوقت دروغ مصلحت آمیز کی تعلیم سکھائی گئی کیا سورہ نحل میں ایسی آیت موجود نہیں کہ جس شخص نے ایمان لانے کے بعد خدا کا انکار کیا جب اس کو زبردستی مجبور کیا گیا تو اس کا کچھ گناہ نہیں؟ بلکہ سیر اسلام کے مطالعہ سے صاف ظاہر ہے کہ جو لوگ بجبر و اکراہ مسلمان ہوئے وہ موقع پا کر فوراً منحرف ہو گئے اور کیا حدیث عائشہ میں صحیح نہیں ہے کہ بجز چند مسلمانوں کے سب کے سب از سر نو کافر ہو گئے اور آخر کار ابوبکر نے مار مار کر پھر جمع کیا؟ باقی دارد

محمدی سلطانوں کی ایک بڑی بھاری

خصوصیت یہ ہے کہ جب آسائش اور دولت کی فراوانی ہوتی ہے تو اپنی حرم سرا میں جوان جوان اور خوبصورت مستورات جمع کرنے کے سوائے اور کوئی خوشی ان کو اس دنیا میں نہیں سوجھتی شاید بہشت کا نمونہ اس دنیا ہی کو بنانا چاہتے ہیں چنانچہ ماسوائے بیشمار بیویوں کے جو امیر کابل کے حرم سرا میں آج تک ہیں ساٹھ نئی حوریں اور داخل کی گئیں ہیں وہ فارسی شرفا کی بیٹیاں ہیں ان کی عمریں ۱۲ سے ۱۸ سال تک کی ہیں اور جو نہایت ہی خوب صورت اور دلربا ہیں اُن کی اولاد سلطنت کی جائز حقدار ہوگی اور اپنی اپنی باری میں تخت کے مالک ہونگے کیا یہ تہذیب میں داخل ہے؟ ہمیں ایسی واقعات کے سننے سے بڑا افسوس آتا ہے محمدیوں کے جذبات کی بھی آخر کوئی حد نہیں۔

مراسلات

مکتی فوج۔ گذشتہ ہفتہ مورخہ ۱۵ جولائی کو روالپنڈی بنام مسٹر لانس ٹن ریڈنگ، دوست دیکھا میں نے پڑھا اور میں چاہتا ہوں کہ اس کا جواب دوں۔ اگر لارنس مکتی فوج کے طریقوں اور اس کے برخلاف مضمون دینے اور اس کے روکنے میں سیر ہو چکتا تو میں کبھی اس کا خیال تک بھی نہ کرتا۔ مگر اس کا جواب دینا مجھ کو لازم ہے کیونکہ وہ مکتی فوج کے لوگوں کے قصورات کو بیان کرتا ہے اور نیز اس نے اپنے آپ کو یہاں تک بڑھایا کہ نہایت ہی سنجیدہ معاملوں کا بھی حقیانہ طور سے ذکر کرتا ہے میں کہتا ہوں کہ مکتی فوج کے اصول حقیقتاً بالکل سچی اصول کے موافق ہیں۔ مگر میں یہ پوچھتا ہوں کہ آپ نے مکتی فوج میں کون سے بیاد دیکھے ہیں کہ ایسا معیبہ مضمون مکتی فوج کے برخلاف چھپایا ہے میں کہتا ہوں کہ بہت سی باتیں ہیں جو لارنس کی عزت میں کہی جا سکتی ہیں جو کہ وہ خود بخوبی جانتا ہے مگر تو بھی وہ اپنے آپ کو بچے بھی ہوشمند بتلاتا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ وہ کرنل بیسو وہ بائی صاحب سے جو کہ حال ہی میں انگلستان تشریف لے گئے ہیں سخت منع کیا گیا تھا کہ ہمارے ٹرینگ ہوم اور افسروں کے بارکوں میں نہ لیجایا کرے یہ اس واسطے کیا گیا تھا کہ وہ ہمارے افسروں کو ادھر ادھر غلط ادھر ادھر بھٹکاتا پھرتا تھا میں اس بات کا کچھ جواب نہیں دونگا جو کہ اس نے جنرل صاحب کی تصویروں کے بارے میں کہا کہ وہ بت پرستی کے طور پر پوجے جاتے ہیں در حقیقت یہ ایک واہیات ہے جس کا کہ کوئی عقلمند جواب نہ دیگا۔ لیکن جبکہ وہ کہتا ہے کہ مکتی فوج کے افسر حقہ پینے والوں کو ہرگز معاف نہیں کرتے مگر حرام کاروں اور ناکاروں اور بدمعاشوں کے قصوروں کو درگذر کرتے ہیں میں کبھی اجازت نہیں دونگا کہ اس قسم کے مضامین چھاپے جائیں لیکن یہ ایک محض لاعلمی و جاہلیت ہے ہم کبھی ایسے قصورواروں کو معاف نہیں کرتے جبکہ ہمارے سننے میں آتا ہے اگر لارنس ہمیشہ ہی مذہب کے حفاظت کرنے کا شائق ہے تو وہ کس واسطے سچی طریقوں کو استعمال نہیں کرتا کہ اپنی شکایتوں کو کسی افسر کے پاس جا کر رفع کرے، وہ مجھ کو لکھ سکتا تھا یا مجھ سے ملاقات کرتا میرے پاس اس کا ثبوت ہے کہ مسٹر لارنس نے جو گذشتہ ہفتہ میں مضمون لکھا وہ اوروں کی صلاح سے تھا مگر میں نہیں چاہتا ہوں کہ متواتر اخبار میں ایک قسم کا جھگڑا قائم رکھوں۔

اگر مسٹر لارنس اس کے مضامین دینے میں ضدی ہیں گے تو میں پہلے جتا دینا مناسب جانتا ہوں کہ میں اپنے افسروں کی عزت کی خاطر کچہری سے محافظت کی درخواست کئے بغیر نہ رہونگا۔

الراقم۔ کرنل تیج سنگھ پنجاب و نارتھ انڈیا میں کمانڈر امرتسر

ایک کھلی چٹھی بنام

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث

جواب الجواب مطبوعہ ۱۹ اگست مندرجہ نور افشاں بعنوان مسیحیت کی خصوصیت کے بارے میں۔

تسلیم۔ میں نے جناب کا جواب پڑھ کر چاہا کہ اس کا جواب من و عن قید قلم کروں لیکن آنجناب کے چند فقرات نے مجھے اس ارادہ سے باز رکھا اور آپ کی باقی عبارت کو ناقابل التفات ٹھہرایا۔

فقرہ اول میں آپ کسی جان نثار مسلمان صاحب کا جو حضرت محمد صاحب کو بھگا لے گیا تھا اور غار ثور میں چھپایا اور راز کو پوشیدہ رکھنا وغیرہ تذکرہ کر کے یہ تحریر فرماتے ہیں کہ وہ تمام اپنے گھر بار بال بچوں کو لات مار کر اپنے ہادی حق کا ساتھ دیا کیا ایڈیٹر صاحب (یعنی نور افشاں کے) اس کی کوئی مثال عیسائی تاریخ میں بتا سکتے ہیں، ہم کو محمد صاحب کے بھاگنے اور کسی کا ان کا ساتھ دینے میں کچھ تعرض نہیں اور نہ ایڈیٹر صاحب نور افشاں کی طرف سے جواب دینا چاہتے ہیں کیونکہ انہوں نے آپ سے التماس کی ہے کہ وہ براہ مہربانی اپنی قلم اٹھا رکھیں جب تک ہم آپ کے مضمون کا جواب ختم نہ کر لیں" پس مذکورہ بالا فقرہ میں صرف اس بات کی صداقت کو آزمانا ہے کہ وہ اس کی کوئی مثال عیسائی تاریخ میں نہیں بتا سکتے ہیں، صرف ہم مسیحی لوگ ہی نہیں بلکہ ہندوستان کے تمام ہندو و مسلمان اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ فی زمانہ صدہا ایسی زندہ مثالیں موجود ہیں کہ جو اپنے بال بچوں کو لات مار کر نہیں بلکہ خداوند مسیح کی الہی محبت کی ڈوریوں سے کھنچے جا کر آجکل اُس کی خدمت میں جان نثار زندگی بسر کر رہے ہیں مسیحی شہدا اور سلف بزرگان کی جان نثاری کا ذکر علیحدہ رکھ کر جن کی اذیت اٹھانے کا تذکرہ آپ نے بھی طنزاً کیا ہے کہ وہ بڑی ذلت کی زندگی گذارتے تھے کئی دفعہ بادشاہوں کے حکم سے ان کا قتل عام ہوا جو عیسائی ہوتا اس کی خیر نہ ہوتی وغیرہ، ہم آپ کے زمانہ اور حجتہ کے عصری کی مثالوں کی طرف آپ کی توجہ دلاتے ہیں کہ اگر جناب کو اس ہندوستان ہی میں کوئی شہر اور قصبہ نہ مل سکتا جن میں کہ کوئی نہ کوئی گھرانے سے ایسی بیوہگان اور یتامی نہ مل سکتے جن کے شوہر اور باپ صرف الہی محبت کی جاذب کشش سے (نہ مال غنیمت اور حور و غلمان کی شیدائی اور نہ تلوار اور ظلم و جبر کی شیدائی سے) راضی برضائے الہی ہو کر داغ مفارقت نہ دیئے گئے ہوں تب تو البتہ مناسب تھا کہ آپ عیسائی تاریخ سے کوئی مثال طلب فرماتے۔ اگرچہ یہ بھی پوشیدہ نہ رہے کہ زمانہ سلف کے بزرگ مسیحیوں میں سے جن کا ذکر تواریخ کلیسیا میں ہے آپ کے لئے مقدس پولوس کی سوانح عمری کا بیان کافی ہوتا اگر آپ دیدہ دانستہ ایسے واقعی ثبوتوں سے جو مسیحیت کے اندر اور باہر موجود تھے اور از زمانہ حال چلے آتے ہیں چشم پوشی نہ کرتے پس جناب سے بڑی ہمدردی کے ساتھ مخاطب ہو کر کہا جاتا ہے کہ آپ کے اس فقرہ میں کہ وہ اس کی کوئی مثال عیسائی تاریخ میں بتا سکتے ہیں، ذرہ بھی صداقت نہیں ہے بلکہ جناب کے اس فقرے نے آپکی نسبت نہ صرف ہمارے نیک گمان کو صدمہ پہنچایا بلکہ آپ کے اخبار کی ساری عمارت گرا دی ہے جناب والا میں آپ کو سچائی سے صلاح دیتا ہوں کہ مذہبی مباحثوں میں آنحضرت تقریری کا اتنا لحاظ نہ فرمایا کریں جتنا کہ صداقت کو ملحوظ رکھنے کا آپ اپنی زبان سے غالب نہیں آسکتے اور اب وہ زمانہ نہیں کہ ایسے فقرے سنا کر کہ وہ بادشاہوں کے حکم سے ان کا قتل عام ہوا جو عیسائی ہوتا اُس کی خیر نہ ہوتی وغیرہ۔ آپ پبلک میں مغالطہ ڈال سکتے البتہ ایسی باتوں سے آپ محمدیت کی خصوصیت دکھلاتے ہیں لیکن ہم لوگ جب مسیحیت کی خاطر اپنے بال بچوں کو ترک کرنے میں (نہ لات مار کر) ہمارے دلوں سے اپنے قرابتیوں کی محبت جاتی نہیں رہتی بلکہ اور بھی زیادہ ان کی روحوں کی نجات کی فکر کے ساتھ شغل زن ہوتی ہے چنانچہ زمانہ سلف کے بزرگوں کا بھی یہی حال تھا مقدس پولوس فرماتا ہے کہ میں مسیح میں سچ کہتا ہوں جھوٹ نہیں کہتا اور میرا دل بھی روح القدس کی ہدایت سے گواہ ہے کہ مجھے

بڑا ظلم ہے اور میرا دل ہر وقت دکھتا رہتا ہے کیونکہ مجھے یہاں تک منظور ہوتا کہ اپنے بھائیوں کی خاطر جو جسم کی رو سے میرے قرابتی ہیں میں خود مسیح سے محروم ہو جاتا۔ کیوں؟ کیا پولوس کو کسی نے رسی سے باندھ رکھا تھا کیا وہ تلوار کے خوف سے مجبور تھا کہ اپنے قرابتیوں کی آہ و فریاد اُس پر اثر نہ کر سکتی تھی پھر کیا وجہ ہے کہ وہ جو پہلے مسیحیوں کو ایذا پہنچاتا تھا اب خود جان نثار زندگی مسیح کی خاطر بسر کرنے لگا اور اپنے قرابتیوں کی محبت کو بھی نہ بھلا سکا کیا ایسے ایسے واقعی ثبوت مسیحیت کے اندر آپ کو نظر آتے ہیں؟

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث یہی اور اسی قسم کے واقعی ثبوت مسیحیت کے اندر موجود ہیں جو کہ صاف اور صریح الٰہی محبت کی طاقتور کشش کے ظاہر ہیں جو یسوع مسیح میں سارے جہان کے لئے ظاہر ہو کر موجود ہے وہ کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ اور یہ بھی جناب سے مخفی نہ ہے کہ جو مسیح کے ایمان دار بندے ہیں وہ اپنے مخالفوں کیساتھ کوئی جنگ و جدل کر کے اور پتھر پھینک کر دندان شکن جواب نہیں دیتے اگرچہ ایسے مسیحی غمزدوں کی دنیا حقارت کرتی اور بہت لوگ یزید بن معاویہ کی طرح اُن پر ظلم کرنے کے درپے ہوتے اور کر بھی گذرتے ہیں تو بھی بندگان خداوند مسیح اُن کے لئے دعائے خیر کرتے اور خدا کے سچے اور صابر بندے اُن کی پیروی کر کے صبر اور استقلال کے ساتھ پیش آتے زیادہ آداب۔

راقم مسلمان بھائیوں کا خیرخواہ میر عالم خان مسیحی۔

چلو میں اُلّو ہونا

اے ذوق دیکھ دختر رز کو نہ منہ لگا
چھٹتی نہیں ہے یہ کافر منہ سے لگی ہوئی

ہاں ذوق کے ہی مشہور و معروف اور پُر ذوق شعر کی دھوم مچی ہوئی ہے یہی کیا ہے بلکہ اس کی خوبی ہر صاحب پرہیز کی رگ رگ اور ریشے ریشے میں رچی ہوئی ہے ذوق صاحب شہرت استاد و قدرت شاعر با بصر اور ناظم پُر اثر کی طلسم تحریر سے کون نا آشنا اور نابلد ہوگا جن کو داغ دختر رز سے ستایا جن کو شیفتگی تھی۔ تا ایک کام تھا ان کو ذوق نے کمال شوق سے یہ لطف آمیز اور عبرت خیز شعر کہہ کر ان کی ساری شیخی کِرکری کر دی۔ وہ دختر رز ہی ہے جو کہ انسان کو اپنی سرخروئی سے اور خوش بوئی سے خوش و خرم کرتی ہے پر کبھی درِ تنگ تشنہ سے سوحت تک ماں کو دختر سے محبت اور لگاؤ رہتا ہے پر یہ ایسی دختر کا ذکر جس کا نہ دین و ایمان تھا یہ اس دختر کا قصہ ناظرین سنائیں پر احقر کے خیال میں اپنے اوپر شرم کا نقاب ڈالیں خادم کے مضمون کا عنوان "چلو میں اُلّو ہونا" ہے۔

مطلب یہ کہ ذرا سی شراب سے کہ لوگ بالکل اُلّو ہو جاتے ہیں ہوش و حواس جاتے رہتے شراب جیسا کہ ایک صاحب کا قول ہے جاتے ہی ؎ مان کے اندر کئی گنا حرکت پیدا کر دیتی ہے اور اس حرکت سے کل اعضا میں خرابی پڑ جاتی ہے اور حد درجہ کی پیاس لگاتی ہے جیسی کہ کسی چیز کی عادت اُس کے تھوڑے تھوڑے کھانے سے ہوتی ہے۔ ویسے ہی شراب گھونٹوں سے شروع ہو کر مشکوں تک نوبت پہنچ جاتی ہے اس دختر کافر نے ہزاروں کے گھر گھمائے اور لاکھوں کو برباد کیا اور سلیمان جیسے عقلمند بادشاہ کی ہوش اُڑا دی صفحۂ عالم پر نظر عمیق سے اگر آپ دیکھیں تو ایسی عبرت آمیز باتیں نظر آئیں گی کہ جن کو دیکھ کر حسرت ٹپکیگی کہ واہ رے یہ نیک خصائص اور ان کی یہ عزت اور پاس۔ دیکھئے ایک شخص کس دھوم دھام سے چلا آتا ہے شاید ناظرین سمجھیں دھوم دھام پر بندہ تو اس کو سمجھے گا جھوم جھام اور پھر ادھر سے ادھر رُکتا نہیں رُکتا نہیں بلکہ لغزش کھاتا ایک پاؤں کہیں دھرتا اور ایک کہیں پڑتا اس کے بانک و بجے سے سرخی ٹپکتی ہے اور چہرا اور شکل و شباہت ایسی جیسے انار کا دانا۔ کوئی سمجھے بڑا ہی مضبوط آدمی ہوگا اور رگ و ریشے میں جوانی دیوانی کا لہو جوش مار رہا ہوگا نہیں یہ تو ظاہری سرخی ہو اور یہ صرف دختر رز کی سرخی ہے جس نے اس کو منہ لگایا تو اپنے سر چڑھایا۔ ناظرین ذوق نے صرف اس کو منہ لگانا بتایا پر خادم نے ذوق کے منہ سے اُس کو سر تک چڑھانا بتایا اب اور دیکھئے کہ آپ کہیں گرتے ہیں کہیں اٹھتے ہیں کوئی دھکا دیتا ہے اور بہت ہوئی تو جوتیوں تک نوبت ہو جاتی ہے نہیں نہیں جوتیوں تک نہیں بلکہ دیکھو ایک سپاہی آیا اور اس کو تھانے کا رخ بتایا لوگ دیکھ رہے ہیں کہ اس بچارے کی شامت آئی اور بعضے کہہ رہے ہونگے اچھا ہوا۔ اب تو نالیوں میں گالیاں گلوچ نہیں کرے گا۔ پر ناظرین یہ بھی خیال رکھئے کہ ان تماشائی لوگوں میں بھی کئی ایسے چھپے رستم کھڑے ہوں گے جو کہ اب تو خود را فضیحت و دیگراں را نصیحت پر عمل کر رہے ہیں پر گھر میں وہی جام جم ہیں نہیں نہیں جام جم نہیں بلکہ جام جہنم۔ اب دیکھئے کہ ان تماشائیوں نے تو جو کچھ کرنا تھا سو کر چکے پر اس گرفتار شدہ آدمی کے خاندان کی آہ و زاری سنئے میاں نے جس پایا تو ادھر بیوی اور بال بچوں کو رونا یاد آیا کیوں اس لئے کہ بے شرمی کا نقاب ڈال کر اپنی جورو چھوڑ پرائی دختر یعنے دختر رز سے وہ تعلق ناواجب و ناموزوں کیا کہ جس کا اجر آج مل رہا ہے یعنے میاں کو جتنی آمدنی ملی سب شراب کے بھاڑ میں جھونک دی اب میاں کو منت سماجت سے رہائی ہوئی بھی تو اب گھر کے کھیڑے بیوی نے بہتیرا کچھ سخت سخت کہا پر انہوں نے خوب اپنا غصہ نکالا یعنے بچاری کو خوب مارا پیٹا جوتی پیزار تک نوبت پہونچی بالوں تک نوچ ڈالے ادھر سے ادھر کتے کی طرح گھسیٹے پھرے خیر کیا حال اور لکھا جائے بچاری کی سخت مٹی پلید پھر بھی زبان حال سے رو رو کر کہہ رہی ہے کہ اب تو ان بال بچوں پر رحم کر اور ان کو کھانے کو دے پر میاں بے شرم ہو کر کہتا ہے کیا دیا تھا سو اب بچاری مصیبت کی ماری عورت زار ہو کر کیا کرے سوائے اس کے کہ روئے اور ڈھائیں مارے اور ان دلہن بنے کے دنوں کو یاد کرے کہ جب بڑے جوش کیساتھ صیغۂ ازدواج باندھا گیا تھا ادھر اولاد کا حال دیکھئے کہ اُن بچوں کی نہ تربیت اور نہ علمیت وہ بھی ویسے ہی شرابی کبابی نکلے اور وہ بدچلن گدایانہ ہو گئے ایک دوسرے کے دست نگر ہو گئے سو بیوی بچاری اگر بھلی مانس ہوگی تو شرم سے مصیبت اور مفلسی کے دن کاٹے گی ورنہ یہ بھی ویسی ہی شراب پی ہو کر جاوے گی سو وہ غزل کہ۔



پینے کا سر سر تباہی ہے
اس نے بھی راہ ہدایت تباہی ہے

پھر آپ یہ دیکھئے کہ اس کا شروع کہاں سے ہوتا ہے کہ یا ماں کے شکم سے ہی خراب ہو کر آتے ہیں جو نہیں نہیں بلکہ بری صحبت سے۔ جب ذرا بڑا ہوا اور ہوش سنبھالی تو جھٹ ادھر ادھر بغلیں جھانکنے لگے سو ذرا والدین سے آنکھ چرائی تو بازاری لڑکوں اور لچوں کی صحبت میں آملے اور صحبت ان کے لئے ایسی ہوئی جیسا کہ کسی صیاد نے کسی مرغ کے لئے دام تزویر پھیلایا ہوا ہو۔ سو وہ بیچارہ بھولا بھالا جوانی کی راتوں اور مرادوں کے دن کے عالم میں ہو کر ان لچوں کے دام میں پھنس جاتا ہے اور وہ اپنی سوسائٹی میں ملا کر اس کو ایک چٹ پٹے کھانے کا دستر خوان پیش کرتے ہیں وہ سمجھتا ہے کہ اس سے بڑھ کر کھانا اور کہیں ملیگا جھٹ بالوں کی مثل ہیں ایک دن خوب شکم سیری کرتا ہے دوسرے دن جب آیا تو یار اس کو کہتا ہے کہ چل ذرا آج ایک پیگ اڑائیں وہ بیچارا خیالی پیگ سے واقف بھی نہیں سو اس کو کلال کی خوشنما دوکان پر لے جاتا ہے اور وہیں اس کے لئے جھٹ کلال کو کہتے ہیں کہ۔ Champagne (شیمپین) وغیرہ اور وہ کلال تو ایسے لوگ ہر روز چاہتا ہے۔ جیسے چاندی کھری ہو۔ اور خوب اسی دن یہاں میں جا کر گلچھرے اڑاتے اور سمجھتے ہیں کہ جو کچھ دنیا کی حظ ہے یہی ہے اس دن اس نوآموز جوان کو استفراغ اور قے ہونی شروع ہو جاتی ہیں خیر وہ سیکھتا سیکھتا اس علم کی پوری تحصیل ختم کر لیتا ہے اب ان بدمعاشوں کو ناظرین دیکھیں گے کہ جو کچھ کھلایا صرف یوں ہی نہیں بلکہ کسی لالچ کے خیال سے جنہوں نے اس نئے جوان کو اس لت میں ڈال کر اب اس سے سارا روپیہ جو کہ اس کے والدین کے گھر میں ہے آہستہ آہستہ اڑائیں گے اور ساری جائیداد کو ملیامیٹ کر کے اس کو صاف جواب دینگے سو اس لڑکے کو کہ جو ان اُچکوں کا شکار ہو گیا ہے اور کوئی شکار نہیں بلکہ موٹی مرغی ہے جینے گھر سے سیر میں لاکھوں روپیہ کی جائیداد ہے وہ کانٹیں چل رہی ہیں بگلیں جاری ہیں کئی گاؤں زمین ہے نکاسی بہت کچھ اندوختہ ہے سو بہت کچھ ہے اب یہ شکاری اس جانور شکار کو ایک عادت قبیحہ میں ڈال کر ہر طرح سے محسوس کرتے ہیں بلکہ اس گھر سے روپیہ لانے کے لئے اُکساتے ہیں اور وہ بیچارا آہستہ آہستہ ماں باپ سے چوری چوری روپیہ لانا شروع کر دیتا ہے آخر کار والد کی سب دولت و ثروت کو اجاڑ کر آپ دربدر گمنام پھرتا ہے اور لائق باپ کا فرزند بجائے ارجمند ہونے کے ایک رسوائی ذلت بدنامی کا باعث ہوتا ہے اور ایسی دختر رز سے ہزاروں اور بری عادتیں اور بیماریاں لگ جاتی ہیں خیر میں اب ختم کرتا ہوں کیونکہ یہ ایک مضمون ہے جس کی روک کے لئے ہزاروں سوسائٹیاں بن گئی ہیں اور بہت کچھ بڑے بڑے فلاسفروں نے اس پر لکھا ہے اور لکھتے ہیں حضرت سلیمان نے خوب کہا ہے کہ جب شراب جام میں سرخی دکھلائے اس کی طرف نظر بھی نہ کر کاش کہ والدین اپنے عیال و اطفال سے اس امر میں بہت چوکس رہیں اور اپنی اولاد کو بری صحبت سے بچا کر رکھیں خیر یہ چند سطور بپیش ناظرین کرتا ہوں سے

گر قبول افتد زہے عز و شرف

فقط احقر العباد این پی۔ پروانہ از بٹالہ۔

ویدون کے براہمن

کرشن یجر وید کا ایک براہمن ہے۔ جسے تیتریہ براہمن کہتے ہیں یہ براہمن تین کانڈوں میں تقسیم ہے پہلے کانڈ میں آٹھ ادھیائے ہیں سرادھیائے چند انواکوں میں تقسیم ہوا دوسرا اور تیسرا کانڈ نو نو انواکوں میں تقسیم ہیں اس براہمن کے پہلے کانڈ میں گھر میں اگ استھاپن کرنے کی رسومات مویشی کو لانے اور ان کو دوہنے کی رسومات سوم اس چڑھانے اور اسی قسم کے اور اور رسومات اور راج پوشی کی رسومات کا بیان ہے دوسرے کانڈ میں راج پوشی کی رسومات کا خاتمہ گئی ہوتر انسان کی پیدائش کا قصہ وغیرہ کا بیان ہے تیسرے کانڈ میں تیتھی نکشتر وغیرہ کی نسبت رسومات کا بیان ہے علاوہ ان کے زمیدھ (انسان کی قربانی) اشوامیدھ (گھوڑے کی قربانی) اور خاص خاص حیوانات کی قربانی وغیرہ کا بیان ہے۔

شکل یجر وید کے براہمن کا نام شت پتھ براہمن ہے یہ ایک نہایت مشہور براہمن ہے شت کے معنے سو اور پتھ کے معنے راستہ سو شت پتھ کے معنے سو راستہ اس براہمن میں ۱۰۰ ادھیائے ہیں جن کے ہر ایک کو پتھ کہتے ہیں شت پتھ براہمن یگیا بلکیا رشی کے نام سے کہلاتا ہے۔ غالباً یہ براہمن اس کے چیلوں کا ہے اور شاید ایک ہی زمانے میں اور اس کے چیلوں کے ایک ہی سلسلے سے چلا بھی نہیں گیا جیسا یا جنیشی سنگھیتا کی بابت خیال کیا جاتا ہے کہ اس کے پہلے اٹھارہ ادھیائے قدیم اور باقی نئے ہیں اسی طرح اس کے براہمن یعنی شت پتھ براہمن کی بابت خیال کیا جاتا ہے کہ اس کے پہلے ۹ کانڈ جن میں اس کے سنگھتا کے مذکورہ بالا اٹھارہ ادھیاؤں کی تشریح کی گئی قدیم ہیں اور باقی نئے اور کسی اور زمانہ کے ہیں مادھینا شاکھا کے شت پتھ براہمن میں چودہ کانڈ ہیں جو ۶۸ پرپاٹھک ۱۰۰ ادھیائے چار سو اڑتیس براہمن ۷۶۲۴ کنڈکا ہیں لیکن کنوا شاکھا کے پاٹھ میں اس براہمن میں چودہ کے عوض ۱۷ کانڈ ہیں اس میں پرپاٹھک نہیں اس میں جہاں تک پتہ لگا ہے ۱۰۴ ادھیائے ۴۴۶ براہمن اور ۶۸۰۶ کنڈکا ہیں اس براہمن کے مضامین کی نسبت یہاں پر بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔

اتھرب وید کا ایک براہمن ہے جسے گوپتھ براہمن کہتے ہیں اس براہمن کی بابت بہت بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔

آرنیاں براہمن کے تتمہ کو آرنیاں کہتے ہیں لفظ ارنیا کے معنے جنگل کے ہیں سو آرنیاں کے معنے وہ جو جنگل سے تعلق رکھتا ہے سائنیا چارج فرماتے ہیں کہ براہمن تو گھر باری گیتوں کے متعلق مشغول ہوتے تھے اور آرنیاں جنگل میں پڑھے جاتے تھے یعنی وہ لوگ جو لوگوں کو ([illegible]) کہتے ہیں جو سنسکرت بان پرستھ لفظ کا لفظی ترجمہ ہے سو آرنیاں جب تصنیف ہوئے تب بن میں جانے کا دستور بخوبی رائج تھا بن میں گیا کے وہ سامان موجود نہ ہوتے تھے جو گھر باریوں ہوتے تھے سو کہتے ہیں بان پرستھ لوگ بن میں بیٹھ کر بغیر ظاہری سامان کے من ہی من میں یگیا کیا کرتے تھے آرنیاں ان ہی منشک کی خاطر رچے گئے۔

رگوید کے ایتریہ براہمن کا ایتریہ آرنیاں اور کوشیتکی براہمن کا کوشیتکی آرنیاں ہے کرشنا یجر وید کے آرنیاں کو تیتریہ آرنیاں کہتے ہیں شت پتھ براہمن کا آخری کانڈ اس براہمن کا ارنیاں ہے سام وید اور اتھرب وید کے ارنیاں نہیں۔

تناسخ پر چند خیال

اس جگہ ایک اور نکتۂ منطقی ناظرین کے افادہ کی خاطر لکھے دیتے ہیں یعنی ماہیت کس کو کہتے سو ماہیت وہ ہے کہ کسی چیز کو تمام تشخصات خارجی سے مجرد کر کے یعنی تمام تشخصات ظاہری کے مجرد کرنے کے بعد جو کچھ اس شے کا مفہوم ہو وہی اس کی ماہیت ہے۔ مثلاً زید ایک شخص خاص فربہ اندام طویل القامت سفید رنگ از صنف ذکور ہے اب فربہی اندام۔ طوالت قامت۔ لون بیاض اور مرد ہونا یہ سب اس کے تشخصات ظاہری ہیں اور اسی طرح کے اور بہت تشخصات اس میں ہونگے ان سب سے زید کو علیحدہ کر لو تو بجز انسان رہ جائے گا اور یہی انسان زید کی ماہیت ہے" (مبادی الحکمت صفحہ ۳۴ و ۳۵)

مذکورہ بالا بیان سے ہمارے آریا سماجیوں کو انسان اور حیوان کو ایک ہی مرتبہ کی دو مختلف جنسیں ماننا پڑیگا کیونکہ دونوں کا مفہوم ایک دونوں کے افراد ایک اور دونوں اپنے ایک ہی افراد کو عام ہیں مگر یاد رہے کہ دو جنسیں ایک ہی مرتبہ کی نہیں ہو سکتیں اس واسطے کہ اگر ایک شے کے لئے دو جنسیں ایک ہی مرتبے کی ہونگی تو استغناء الشئی عن ذاتیاتہٖ (کسی شئے کا اپنی ذاتیات سے بے پروا ہونا) لازم آئیگا کیونکہ تقویم ماہیت کے لئے ایک دونوں میں سے کافی ہوگی۔ پس دوسری کی حاجت نہیں اس کے علاوہ مفتی جلال اللہ الہ آبادی نے رسالہ تذکرۃ المیزان میں لکھا ہے کہ دو جنسیں مرتبہ واحد میں نہیں ہو سکتیں کیونکہ اگر ایسا ہو تو ان میں کوئی اپنی فصل کے ساتھ مل کے متحصل نہ ہوگی اور جنس تو نوع دوسری جنس کی غیر متحقق ہوگی پس دوسری جنس جنس نہ ہوگی اور اگر ہر ایک کو دوسرے کے ساتھ تحصل میں دخل ہوگا تو دور لازم آئے گا (خزینۃ المنطق صفحہ ۲۵)

کا خلاصہ یہ ہے کہ ہماری اس کل دلیل کا لب لباب یہی ہے کہ اگر حیوانات میں روح حیوانات کا تناسخ میں جانا مانا جائے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ حیوان اور انسان ایک ہی ہیں آپ کہتے ہیں کہ خواہ حیوان کہیں خواہ انسان کچھ فرق نہیں قیاس کی صورت یہ ہوگی (بموجب تناسخ کے) کل حیوان انسان ہیں۔

بندر۔ کتے۔ بلیاں چوہے وغیرہ حیوان ہیں۔

پس بندر۔ کتے۔ بلیاں چوہے وغیرہ انسان ہیں۔

واہ ہمارے آریا صاحبان عجب ڈھنگ سے نتیجہ پر پہنچے خدا آپ کو راہ ہدایت دکھائے اور اس ضلالت کے خیال اور بطالت کے مہاجال سے جلد خلاصی بخش کر صراط مستقیم پر لائے۔ خداوند عادل کی عدالتوں کے سمجھنے اور فطرت کے بھیدوں کے جاننے کے لئے تناسخ مقیاس نہیں اس راہ سے آپ منزل مقصود تک نہیں پہنچیں گے سعدی شیرازی نے خوب کہا ہے

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی

کیں راہ کہ تو میروی بترکستان است

سچی راہ پر آنا خدا کی اس دعوت کو قبول کرنا ہے "میں نے تیری خطاؤں کو بادل کی مانند اور تیرے گناہوں کو گھٹا کے مانند مٹا ڈالا میری طرف پھر آ کہ میں نے تیرا فدیہ دیا ہے" "اے لوگو تم جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا"۔

التماس۔ آریا سماج صاحبان سے مودبانہ درخواست ہے کہ اگر کوئی صاحب ان دلائل کی تردید میں کچھ تحریر کرے تو از راہ عنایت اگر کتاب ہو یا اخبار بندہ کے پاس روانہ کر دے یا بذریعہ خط اطلاع بخشے۔

راقم دھنا خان از سہارنپور مشن کمپونڈ

نجات بر اعمال حسنہ

اسلامی محاورہ کے مطابق نجات بر اعمال حسنہ اور ہندی اصطلاح کے موافق جیسی کرنی ویسی بھرنی کے مقولات کی سرشت مباحثہ چھڑتے وقت مخالفت کرنا جیسے کہ بعضوں کی عادت ہے راقم کی طرز اور ڈھنگ کے برعکس ہے اور یہ اس لئے ہے کہ برسوں سے ایسے موقعے بارہا گفتگو کرنے کے ملتے رہے اور بے فایدہ سر دردی اور مغز مارنے کے سوا کوئی عمدہ نتیجہ پیدا نہ ہوا جس سے کہ طرف ثانی با استثنا کسی خاص حالت کے بالعموم فیض پہنچا ہو بلکہ طرفین مباحثین میں رنج۔

میں تو نجات بر اعمال حسنہ کا قائل نہیں ہوں تو بھی جب ایسی بات چیت کا موقع ملتا ہے میں خود مذکورہ بالا مقولات کی تائید میں اپنے مخاطب کی ہمت بڑھاتا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی باتوں کی تصدیق کرتا ہوا چلا جاتا ہوں کیونکہ میں بنظر بصیرت قدرت آلہی کا ایک بھید عوام الناس کے دلوں پر نقش برنگ کی طرح کندہ کیا ہوا پاتا ہوں یعنی تو تجربہ میں انسان کے گرد و پیش ایسی نظیریں اور مثالیں موجود ہیں کہ گویا بہ زبان حال صاف صاف پکار رہی ہیں کہ برائی کا نتیجہ برا ہی ہوگا اور نیکی کا نیک دوم آپ کی ضمیریں دلوں اور گردوں کے جاننے والے اور خالق العالمین نے ایسی بنائی ہیں کہ وہ ان کے اندر گویا ہیں میں ایک بے طرفدار منصف کی طرح تخت نشین ہو کر برائی پر لامحالہ سزا کا فتوٰی اور نیکی پر جزا کا لگاتی ہیں پس یکا یک قانون قدرت اور ضمائر انسانی کے خلاف دلیل لانا گویا بے ساختہ دہتا ڈونڈا چلانا ہے +

دیگر کلام آلہی کا ثبوت مستغنیات میں ہے کیونکہ قانون قدرت کے بانی کا کلام ہے (کیا یہ سچ ہے؟ اس وقت میں بار بار ان مقولوں کی تائید زور کے ساتھ کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اگر اسلامی راہ عمل صحیح ہے تو میں پوچھتا ہوں کہ اے صاحبان اہل اسلام (ہر ایک سے فرداً فرداً) کہ آپ نے اپنے طریقہ اسلامی کے مطابق آج تک کیا کیا ہے؟ زیادہ اعمال حسنہ یا اعمال بد یقیناً خدا تعالٰے جل و علا شانہ ہر ایک شخص کو اس کے اعمال کے موافق بدلا دیگا آپ اس سوال کا جواب خدا تعالٰے کے حضور اور اس کی حضوری کو خیال خفیف میں حق جانکر بلا حیل و حجت دیویں کہ آپ نے طریقۂ اسلام کو حق مانتے ہوئے اس کے خلاف چال چلتے رہے یا سارے فرائض اور واجبات اور سنن میں کبھی کوتاہی نہ کی۔ جتنا زیادہ آپ اس عقیدہ کو سچ مانتے ہیں کہ اعمال کے مطابق جزا اور سزا بھی درگاہ سے ملیگی کیونکہ خدا کے حضور کسی کی طرفداری نہیں" اتنا زیادہ اور اسی قدر آپ کی ضمیر آپ کو ملزم اور بدبخت اور عاجز و لاچار سخت بدکار اور گنہگار ٹھہراتی ہے! تو آپ مذہبی خیال کو لڑکوں کا کھیل فرض کریں یا دہریت کو قبول کر کے ضمیر کو مطمئن کرنے کی کوشش کریں با ایں ہمہ آپ کو کبھی بھی تسکین اور دائمی رستگاری حاصل ہونے کی نہیں اگر آپ اپنے مذہب ہاں طریقہ اسلام ہی کو حق مانیں تو بھی اعمال کے خیال اور نیکی

پہچاننے والی تمیز پر لحاظ کر کے میری عرض کو براہ خدا منظور فرماویں میں اس گاؤں میں جس کا پتہ میں نے اوپر لکھدیا ہے قریب تین ہفتے گذرے کہ ہوا بدلی اور علاج کے لئے آیا تھا لیکن قضاء الٰہی سے دونوں نے فایدہ نہیں کیا بلکہ اب ڈاکٹر صاحب نے مجھے صاف کہدیا ہے کہ تو اس لاحق بیماری سے شفا پانے کی امید چھوڑ دے اور دنیا سے دست بردار ہو کر اپنے خالق سے میل کی خواہش کر اس لئے اے بلند و صاف عورت میں تجھ کو لکھتا ہوں کہ ایک مرتے ہوئے انسان کا سوال منظور کر کے اس کے پاس ایک مرتبہ آ کر اُن باتوں کا ذکر جن کا تو اوس سے کسی زمانہ میں کیا کرتی تھی اور جس کو اس نے کسی زمانہ میں کیا کرتی تھی اور جس کو اُس نے اُس وقت تجھ جانا ایک دفعہ پھر سُنا۔ شاید کہ اس کے سخت اور ناپاک دل پہ تیرے ہونٹوں کی باتوں سے اثر ہو

میں ہوں تیرا عاجز اور پشیمان جانؔ"

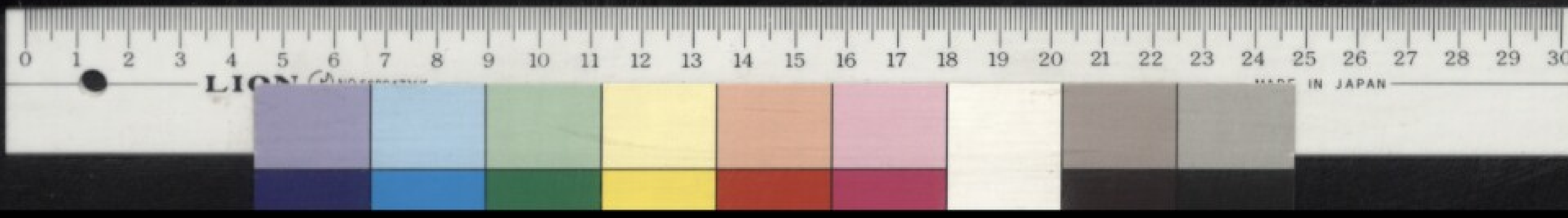
کچھ عرصہ تو میں ایسی ہو گئی جیسا کہ کوئی دیوانہ جس کو سوچنے اور دلیل کرنے کی طاقت ہی نہ رہی ہو بعد اس کے میں مسز جانسن کے پاس خط کو لیگئی اور اُن سے صلاح پوچھی انہوں نے بڑی الفت اور مہربانی سے یہ صلاح دی کہ میرے نزدیک تمہارا جانا مناسب ہے پس اگر تم چاہو تو کل حاضری کے بعد کھانا کر روانہ ہو جاؤ اور اس مریض کے پاس ایک دو گھنٹہ بیٹھ کر تیسرے پہر تک واپس آسکوگی میں نے کہا کہ آپ کی بڑی مہربانی ہے پھر اگر اجازت دیں تو میں آج ہی کیوں نہ جاؤں ابھی گیارہ نہیں بجے ہیں میں ۴۰ - ۱۱ کی ریل بھی جا سکتی ہوں اور اسی طرح سے ایک دن اور رات کے سوچ و فکر سے بچ جاؤں گی انہوں نے جواب دیا کہ بیشک ایسا ہی کرو چنانچہ میں جلد راستے کے لئے کپڑا بدل پیالہ چائے اور ایک ٹکڑا روٹی کھا گاڑی پر سوار ہو ۳۵ - ۱۱ پر سٹیشن پہونچ گئی نوکر نے ٹکٹ خرید کر دیا میں ریل میں سوار ہوئی اور آدھ گھنٹہ کے قریب جائے مخصوص پر پہنچ گئی وہاں پر گاڑی کرا کیا اس مکان پر جہاں کا پتہ جان نے دیا تھا بمشکل پہونچی کیونکہ گاؤں کے بہت پرانے اور غریب کونے کی طرف وہ تھا اور گاڑی والے اُس طرف سے واقف نہ تھے۔

یا نہیں اور کہ وہ میرے اور میں اُس کی کمزوریوں اور غلطیوں کی برداشت کرونگی یا نہیں۔

اگر ان سے پورا اطمینان ہو جاوے تو یقین ہے کہ انجام بخیر ہوگا پس میری عزیز مس جانسن اگر تم مجھ سٹین کو اس طور پر پیار کر سکتی ہو اور وہ تم کو تو بلا تامل اُن کو قبول کر لو لیکن بعد کچھ عرصہ کے اگر تمہیں یہ معلوم دے کہ یہ شرائط پوری نہیں ہو سکیں تو ہرگز ایسی بات کا خیال بھی نہ کرنا خواہ وہ قارون کا خزانہ۔ افلاطون کی دانائی۔ سلیمان کی شان و شوکت۔ سکندر کی بہادری۔ یوسف کی خوبصورتی اور خواجہ خضر کی عمر ہی کیوں نہ رکھتا ہو تو بھی وہ کسی کام کا نہ ہوگا کیونکہ صرف انہی باتوں سے گرہست میں خوشی حاصل نہیں ہوتی ان سب باتوں کو مس جانسن بڑے غور سے سنتی رہیں بعد اس کے اوٹھ کھڑی ہوئیں اور میرا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگیں کہ پیاری مس جیلی میں تمہارا ہزار ہزار شکر کرتی ہوں اور تمہاری نیک صلاح پر عمل کروں گی۔ ہاں ایک بات میں اور جاننا چاہتی ہوں کہ ایسے معاملہ میں جیسا بیاہ میں خدا سے کس طرح دعا مانگوں مجھے تو شرم آتی ہے میرے خیال میں اس عظیم الشان اور پاک ذات سے اس امر کی دعا کرنی غیر واجب ہے افسوس میں نے کہا پیاری لڑکی تو نے دعا کے اصول کو ابھی تک نہیں سمجھا انجیل میں لکھا ہے کہ

"کسی بات کا اندیشہ نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری عرض ۔ دعا منت خدا سے کیجائے" اور دوسری جگہ کہ "راستباز کی دعا جو کہ وہ گڑگڑا کے کرے بڑا کام کرتی ہے"۔

پس تو بے خوف ہو کر اوس سے جس بات کی تجھے چاہ ہو بے شک عرض کر اور جو دعا اس کی مرضی کے مطابق ہوگی وہ ضرور پورا کریگا۔ سوال کا کام سوال کرنے کا ہے سننا اور جواب دینا اوس کا کام ہے اسی اثناء میں ایک نوکر نے دروازہ کھٹکھٹا کے کہا کہ مس جینا آپ کو بلاتی ہیں۔ میں جلدی اُس کے پاس گئی پوچھا کیا کہتی ہو کہا آج میری طبیعت اچھی نہیں ہے اس لئے ماں سے اجازت لے لی ہے کہ کچھ سبق نہیں ہوگی میں نے کہا کہ مجھے بڑا افسوس ہے کہ تمہاری طبیعت ناساز ہے امید ہے کہ کل تک صاف ہو جائے گی۔

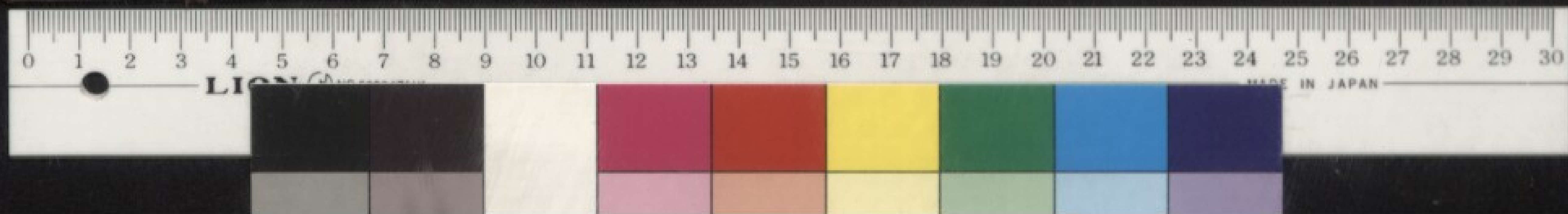


جینا اگر تم چاہو تو میں کتاب سے کچھ پڑھ کے سناؤں. کہا ہاں مہربانی سے میں ایک کتاب کو جس کو وہ شوق سے پڑھا کرتی تھی اٹھا لائی اور ایک گھنٹہ بھر پڑھا کی پڑھتے پڑھتے اس کی آنکھ لگ گئی میں کتاب بند کرکے اپنے کمرہ میں چلی آئی. شام کو میں اس کے پاس پھر گئی وہ کچھ بہتر معلوم دی کہنے لگی کہ آؤ مس ہلی ایک بازی ڈرافٹ کی کھیلیں میں بکس کھیل کا اٹھا لائی اور کئی بازیاں کھیلیں اتنے میں اس کی ماں اور بہن کمرہ میں آئیں اور ساتھ ہی ساتھ ڈاکٹر صاحب بھی ہیں اُن کو وہاں چھوڑ کر کمرہ میں چلی گئی. ڈاکٹر صاحب کچھ نسخہ لکھ گئے جس کے دو تین دفعہ کے استعمال سے اس کو بہت فایدہ ہوا. اسی طرح ایک دو ہفتے گذر گئے تو ایک شام کو جب ہم لوگ باغ میں ٹہل رہے تھے تو مسز جانسن نے مجھ سے کہا اگر تم جانتی ہوگی کہ مسٹر جانسن نے میجر سٹین کو مس جانسن کے ساتھ خط و کتابت کی اجازت دیدی تھی تاکہ ان دونو کو ایک دوسرے کے خیالات سے کچھ کچھ واقفیت پیدا ہو اب انہوں نے اس کو یہاں آنے کی بھی اجازت دے دی ہے اس لئے امید ہے کہ اگلے ہفتہ میں وہ یہاں آئیں گے بعد اس کے اگر معلوم دیا کہ ان دونو میں پیار محبت لحاظ اور خیال ایک دوسرے کے لئے زیادہ ہوگیا ہے تو ان کی منگنی کردی جائے گی. میں نے جواب دیا بہت اچھا چنانچہ تیسرے روز میجر صاحب آن پہنچے ہم سب بیٹھنے کے کمرہ میں حاضری کے بعد بیٹھے تھے کہ نوکر ان کا کارڈ لے آیا مسز جانسن نے سلام دیا وہ اندر آئے. کپڑا نہایت عمدہ پہنے سر منہ صاف ستھرا جتی موزے نفیس چہرہ بعینہ دولہا معلوم دیئے. ہم سب اوٹھ کے ملے خیر و عافیت پوچھی. قریب ڈیڑھ گھنٹہ بیٹھنے کے بعد رخصت کی اجازت لی مسز جانسن نے دریافت کیا کہ کس جگہ ٹھہرے ہو کہا رائل ہوٹل میں. انہوں نے کہا کہ کھانا ہمارے ساتھ کھانا تب مسٹر جانسن نے اپنی بیوی کی طرف مخاطب ہوکر کہا بہتر ہے کہ آپ ان سے کہئے کہ جتنے دن ان کا قیام یہاں پہ ہو۔ حاضری کھانا ہمارے ہی یہاں کھایا کریں میجر سٹین نے کہا کہ آپ کی عین مہربانی ہے میں خوشی سے آونگا. کہہ کے کمرہ سے باہر چلے گئے. دوسرے صبح وے حاضری پر شامل ہوئے بعد اس کے مسز جانسن نے اپنی لڑکی

سے کہا کہ بیٹی مس ہلی اور تم میجر سٹین کو باغیچہ میں سیر کے واسطے لے جاؤ اور چلتے وقت آہستہ سے مجھ سے کہا کہ ان دونو کو گفتگو کا موقعہ دینا چنانچہ ایک پانچ منٹ تک تو میں ان کے ساتھ پھرا کی بعد میں نے کہا کہ تو آپ دونو صاحب یہاں پھرئے یا کرسیوں پر بیٹھئے جب تک میں ذرا جینا کو دیکھ آؤں یہ کہہ کر میں اپنے مکان پر آگئی اور وہ ٹفن تک باتیں کرتے رہے بعد ازاں گھر میں آئے ٹفن کھا کر میجر سٹین اپنے ہوٹل کو چلے گئے پھر شام کو کھانے کے وقت آئے کھانے کے پیچھے گانا بجانا ہوا اور تھوڑے عرصہ تک کچھ کھیل ۱۱ بجے وہ اپنے ہوٹل کو اور ہم اپنے کمروں کو گئے. اسی طرح آٹھ دس دن خوشی بخوشی گذرے کبھی اُن دونو کو گھنٹہ آدھ گھنٹہ حاضری کے پیشتر بات چیت کرنے کا موقع مل جاتا اور حاضری کے بعد تو ضرور ہی مگر سب پہ یہ بات آشکارا ہونے لگی کہ انہیں ایک دوسرے کی سنگت میں دلچسپی حاصل ہوتی ہے جب میجر سٹین کے واپس جانے کے دن قریب آگئے تو میاں بیوی نے صلاح کرکے بہتر سمجھا کہ جانے سے پیشتر ان کی منگنی ظاہر کردی جائے چنانچہ مسٹر جانسن نے چند دوستوں کی دعوت کی اور ان کے سامنے میجر سٹین نے منگنی کی انگوٹھی جو بیش قیمت اور نفیس تھی اپنی بیٹی کو پہنوا دی اور یوں دونوں کی منگنی قرار پائی منگنی کے چوتھے روز میجر سٹین چلے گئے لیکن جانے سے پیشتر مسز جانسن سے وعدہ کروا گئے کہ آپ ہماری شادی کا بندوبست بھی جلدی کروا دیں گے.

ایک خوشنما مئی مہینہ کی صبح جب میں گرجے سے واپس آرہی تھی تو ڈاک والے نے میرے ہاتھ میں ایک چٹھی دی میں نے اسے کھول کر جو پڑھا تو ایسا صدمہ میرے دل پہ گذرا کہ پاؤں نے آگے بڑھنے سے انکار کیا اور ہر ایک قدم جو میں نے لینے کا قصد کیا ایک من بھر پتھر معلوم دیا. غرضیکہ بمشکل گھر پہنچی. اپنے کمرہ میں داخل ہو دروازہ بند کرکے اس خط کو آبدیدہ ہوکر بار بار پڑھا اس کا مضمون یہ تھا.

"میری قدیمی عزیز مریم - معاف کر میں تجھ کو اوپر کے الفاظوں سے القاب دیا کیونکہ میں اس کے لائق نہیں ہوں لیکن دل بے اختیار ہو کر قلم کو گویائی دے رہا ہے اس واسطے میرے نالائق وجود پر نہیں بلکہ اپنی وضع



نی جزا و سزا کی سزا پر فکر و غور کرتے ہوئے آپ کو ہمیشہ بے چینی ہی نصیب ہوتی رہیگی۔ لاتقنطو کی آواز تو گویا بے دلیل اور بے جہت ہے اعمال حسنہ کے مسئلہ کو باطل ٹھہراتا اور خدا کی عدل حق کو ہیچ جانتا ہے۔ پھر یہ سوال آتا ہے کہ آپ نجات بر اعمال حسنہ کے قایل ہیں یا خدا کی رحمت کے اگر نجات بر اعمال حسنہ ہے تو چونکہ اعمال حسنہ کا وجود نادارد بلکہ اُن کے بجائے اعمال قبیحہ موجود ہیں نجات معدوم اور جنت مفقود۔ جیسے اعمال حسنہ کی جزا بہشت ہے ویسے بدکاریوں کی سزا کے لئے اسلامی دوزخ پکارتی ہے کہ آ سورۃ معارج ۱۵ تا ۱۸ آیات۔ اب ایک امید ہے یعنی خدا کے فضل اور رحمت کی جو باقی ہے مگر چونکہ تمام انسان خواہ کسی مذہب و ملت کے ہوں اس بات کے قایل ہیں کہ جیسی کرنی ویسی بھرنی اور یہ خدا کی طرف سے ایک ٹھہرائی ہوئی بات قانون قدرت (نیچر) کے مطابق اور ضمایر انسانی میں مذکور ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اس ضمیر کی سرزنش اور ان قدرتی نظیروں اور نشانوں سے جو دنیا میں روز انسان کے تجربہ میں آتی ہیں خدا نے سب قوموں کو اُن کے گناہوں سے قایل کرتا اور اُن پر جاری اُن پر ثابت کرتا ہے جیسی کرنی ویسی بھرنی کے یہ معنی ہیں کہ اگر کرنی بُری ہے تو عوض بھی بُرا ہے اور اگر کرنی اچھی ہے تو بدلا بھی اچھا ہے مگر عموماً آدمی کا یہ حال ہے کہ وہ چاہے کسی مذہب کو مان لیوے اُسی اپنے مذہب یا دین دھرم کے موافق جب وہ جب اعمال پر فکر کریگا اپنے آپ کو مجرم اور خدا کی سچی درگاہ میں عذاب کا سزاوار پاویگا لامحالہ اور بالبداہت یہ بھی اسی خالق اور مالک کی طرف سے قانون ہے کہ ایسی حالت میں آکر انسان اپنے خالق اور مالک کی رحمت اور فضل کو یاد میں لاوے اور بے اختیار اس کے منہ سے یہ الفاظ بدل سے نکلیں کہ اے پرمیشر تیری دیا بغیر کوئی بھی چارہ نہیں مگر اس کے مذہب یا دین دھرم کا پرمیشر بھی ویسا ہی منصف اور انصاف ہے تو وہ بھی انصاف ہی مرحلہ تک اُن کو چھوڑیگا کہ یا تو وہ اعمال نیک و بد کی فکر اور غور کرتے کرتے نالہ وزاری رو پاریں یا لاتقنطو جیسے الفاظ قبول کر دل بہلایا کریں لیکن آگے حصول رحمت و فضل الٰہی کا طریقہ ایسوں سے پوشیدہ اور مخفی رہتا ہے کیونکہ وہ تلاش نہیں کرتے اور نہ اس سے آگے بڑھنے کی اُن میں طاقت ہے تاکہ وہ خوش خبری حاصل کریں جس کی فرحت لازوال ہے۔

ایک دفعہ ایک بھائی نے جو سکھوں میں سے عیسائی ہو گیا تھا صحبت میں آکر یہ کہا کہ بابا نانک صاحب درحقیقت بہت اچھے فقیر تھے مگر اُن کی تعلیم کا سوئیں سے دسواں حصہ بھی کوئی عمل میں نہیں لا سکتا اس صورت وہ ہم کو دوزخ کے کنارہ چھوڑ کر چلا جاتا ہے اور آگے کچھ نہیں بتاتا میں نے کہا کہ یہی حال قرآن کا ہے بلکہ تمام اُن ہادیوں کا اور اُن کی تعلیم کا ہے جو نیچر کے طور پر انسان ہو کر انہوں نے سوچا اس سے بڑھ کر وہ نہ خود کہہ سکتے تھے اور نہ ان کے پیرو کچھ بتا سکتے ہیں یہ لاینحل مسئلہ اُن میں قائم رہتا ہے کہ گو کہ خدا کا عدل بھی قائم ہے اور الٰہی رحمت اور فضل بھی لیکن اس بات کو نہیں سمجھ سکتے جب تک کہ خدا کا پاک کلام انجیل شریف کو بہ غور نہ پڑھیں۔ وہ ادھر تو کہتے ہیں کہ جیسی کرنی اور ویسی بھرنی اور جب اُن پر ثابت کیا جاتا ہے کہ اپنا طریق مذہب مانتے ہوئے بھی بُری کرنی کے اور نیکی میں قاصر رہ کر مستوجب سزا ٹھہرتے ہو جھٹ بلا ساختہ اور بغیر سوچے یہ کہہ چھوڑتے ہیں کہ اس کے فضل ہی سے بچ سکتے ہیں ورنہ نہیں اور آگے جب خدا کا فضل اور وہ طریقہ جس سے خالق نے جہان کیلئے نجات معین کی ہے بتایا جاتا ہے تو پھر غرور میں آکر ٹیڑھی کمان کی طرح پھر جاتے ہیں اور وہی اعمال کا گیت گانے لگتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ اچھا اعمال ہی سہی مگر بد یا نیک۔ وہ کہتے ہیں کہ نیک پھر ہم کہتے ہیں کہ پوری نیکی کہاں تو کانوں پر ہاتھ دھرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ لاتقنطو یا رحمت ناہم جن صاحب تمیز اشخاص پر یہ روشنی پڑی وہ اپنی جانوں کے نگہبان پاس ایمان کی راہ سے چلے آئے انہوں نے زیست اور نور کو پایا اے مسلمانو زیست اور نور اُسی کلام پاک میں ہے جسکی طرف قرآن شریف رہنمائی کرتا ہے کہ انجیل ہدایت و نور ہے اور تورات کی مصدق ہے چاہئے کہ عیسائی اس کے موافق حکم دیں سورہ مائدہ ۵۰ و ۵۱ آیات لوگوں کی دینیات میں ترقی نہ کرنے کی وجہ نہ صرف تعصب ہے بلکہ وہ کاہلی اور سستی بھی ہے جو ہمارے ہندوستان کا خاصہ ہے کہ وہ اپنے معلومات کو نہیں بڑھاتے جس طرح کہ علوم طبعی کی طرح مدرسوں میں پڑھ تو لیتے ہیں مگر جس کا نام ترقی ہے جیسے کہ یورپ کی قومیں نہ صرف کلوں کی ایجادوں میں بلکہ ہر ایک پہلو میں کر رہی ہیں وہ ہندوستانیوں میں ہے ہی نہیں نہ اس کا مادہ ان میں ہے۔ یوں ناواقف رہ کر اندھوں کی طرح دینیات میں بھی ایک دوسرے پر ڈھکوسلے چلایا کرتے ہیں لیکن پولوس رسول فرماتا ہے کہ "اگر ہماری انجیل (خوش خبری) پر پردہ پڑا ہے تو ہلاک ہونے والوں ہی کے واسطے ہے یعنی ان بے ایمانوں کے واسطے جن کی عقلوں پر اس جہان کے خدا (شیطان) نے اندھی جادو ڈال دیا ہے تاکہ مسیح جو خدا کی صورت ہے اس کے جلال کی خوشخبری کی روشنی ان پر نہ پڑے" ۲ قرنتی ۴ باب ۳ و ۴ آیات ان باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ نیک اعمال کا تقاضا قدرتی طور پر انسانوں کے دلوں میں موجود ہے اور یہ دانا یا بھید بھی قانون قدرت کے بانی کی طرف سے ہے کہ جب انسان اپنے آپ کو قاصر اور گنہگار اور نیک اعمال کی بجا آوری میں لاچار دیکھیں تو رحمت کے امیدوار ہو کر فضل کی تلاش کے در پے ہوں تاکہ جو ڈھونڈھیں گے پاویں گے اور کھٹکھٹائینگے ان کے لئے دروازہ کھولا جائیگا۔ لیکن جو بے پروائی اور بے اعتنائی سے بے غفلت میں رہیں گے وہ خود اپنے کیفر کردار کو پہنچیں گے اور ان کا نیک اعمال پر تکیہ کرنا صرف دعویٰ ہی دعویٰ ہے گا ان پر یہ کلام صادق آویگا کہ "وہ کہتے ہیں پر کرتے نہیں" پس وہ جو حق کی تلاش نہیں کرتے اور نہ کرنا چاہتے ہیں ان پر دنیا کی تاریکی کا پردہ جو شیطان کی طرف سے ہے اُن کی عقلوں پر پڑا رہیگا نیک اعمال صرف مسیح پر ایمان لانے کے بعد صادر ہو سکتے ہیں۔

اس عام اعتراض کے جواب میں کہ کیا مسیحی ہو کر نیک اعمال کو استعفا دیا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ اگر کسی کو تحقیق کی غرض ہے تو ہماری چرچ آف انگلینڈ کی نماز کی کتاب کے بارہویں عقیدہ اس کی تفسیر کو غور سے پڑھے فقط۔

الراقم میر عالم خاں از ڈیرہ بابانانک

آؤ یسوع کا جلال دیکھو

واقعہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ تاریخ اگست بمقام گوجرہ و منٹگمری والہ

میں خداوند یسوع نے اپنا جلال و قدرت ظاہر کروائی اپنے نام کو جلال بخشا اس کے نام سے صرف دعا کے ذریعہ کئی بیمار اچھے ہو گئے گوجرہ میں شیخ وارث الدین صاحب اکثر بیماروں کو دوائی دیا کرتے تھے ۱۷ تاریخ کو انہوں نے ایک ڈسپنسری کے بیمار کو صرف دعا سے اچھا کیا اور پھر جو بیمار آیا کسی کو دوا نہیں دی بلکہ یہ کہا کہ اب خدا نے دعا کو قبولیت بخشی ہے چنانچہ ۲۰ تاریخ کو مجھے خبر ملی کہ اس عرصہ میں بہت سے بیمار اچھے ہو گئے اور صحت کا سلسلہ خدا کے فضل سے تا ہنوز جاری ہے یہ وہی وارث الدین صاحب ہیں جن کو گذشتہ کنونشن میں خداوند یسوع کا دیدار حاصل ہوا تھا سو چلو آؤ۔ اور سیالکوٹ کنونشن میں ۲۰ تا ۲۴ ستمبر ہمارے خداوند یسوع کی قدرت کو دیکھو یہ سچے واقعات اپنی آنکھوں مشاہدہ کرو۔ چلو معجزات کے منکرو۔ چلو۔ آؤ۔ خداوند یسوع کی مرضی یہ محبت بھی تم پر یونہی ہوتی ہے آؤ کنونشن میں۔ ضرور آؤ اور یسوع کو دیکھو۔ (واعظ)

اشتہارات

ضرورت

سکاچ مشن اسکول جموں کی اپر پرائمری جماعتوں کو انگریزی و حساب پڑھانے کے لئے ایک استاد کی ضرورت ہے چاہئے کہ عرضی کنندہ انٹرنس پاس ہو اگر ایف اے پاس یا فیل ہو تو اُسے ترجیح دیجاوے گی۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے اسناد کی نقول واپس نہ کی جاویں گی اگر کوئی شادی شدہ مسیحی اس جگہ کے واسطے درخواست کرے تو بہتر ہوگا۔

المشتہر

مسٹر ایم۔ این۔ ہوز ہیڈ ماسٹر سکاچ مشن اسکول جموں

ضرورت

لڑکوں کے اپر پرائمری سکول کے لئے ایک استاد کی ضرورت ہے جو پانچویں جماعت تک اردو اور انگریزی پڑھا سکے درخواستیں معہ نقول سندات پاس پادری ایچ بلیک وڈ صاحب سی ایم بھرت پور، راجپوتانہ کے پتہ پر آویں +

نوٹس۔

مشن ہائی سکول انبالہ شہر کے لئے ایک انگلش ماسٹر کی ضرورت ہے جو مسیحی ہو اور کم از کم انٹرنس پاس شدہ ہو۔ تنخواہ پچیس روپے ماہوار ہوگی مکان کا کرایہ تین روپیہ سے چار روپے ماہوار تک دیا جائیگا اچھا کام کرنے کی صورت میں ترقی کی امید دلائی جاتی ہے امیدوار اپنی درخواستیں ہیڈ صاحب مشن ہائی سکول انبالہ شہر کی خدمت میں بھیجیں۔

مخزن مسیحی۔

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو اور انگریزی زبان میں مسیحی کارکنوں کی خاطر شائع ہوتا ہے اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسیائی کارکنوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارکنوں کی عملی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دی جاتی ہے۔

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے۔

عوام سے	عا	سالانہ
اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو	عمہ	"
" پچیس " "	عہ	"
" پندرہ " "	۱۲	"
ادنےٰ ترین نرخ	۱۲	"

نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے کل درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں +

المشتہر

پروفیسر پی ایچ ایڈورڈز الہ آباد

پریسبیٹیرین بیواؤں و یتامیٰ کا فنڈ

یہ فنڈ ۱۸۹۳ء میں قائم ہوا ہے۔ تین سو سے زیادہ اشخاص اس فنڈ میں شریک ہو چکے ہیں ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے ۷۰ بیوگان اور خاندانوں کو ۵ ہزار روپیہ سے زیادہ پنشن دی گئی ہے یہ رقم اس کل رقم سے ۵ ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اس وقت اس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے اس فنڈ کا نرخ کئی اور اس قسم کے فنڈوں سے بہت ارزاں ہے۔ ہندکا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے مردوں کو پیرانہ سالی میں اور مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو یتامیٰ میں اس فنڈ سے پنشن ملتی ہے صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس روانہ کیا جاتا ہے +

المشتہر

پادری والٹر جے کلارک صاحب ایم اے مینیجنگ ڈائرکٹر۔ نولکھا۔ لاہور۔

دی منتر

یہ ایک ماہواری مشنری جرنل ہے قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک موزی چھ آنے نمونہ کی کاپی مفت روانہ ہوتی ہے۔

المشتہر بو۔ کے۔ ماجھی گوپال گنج فرید پور

ضرورت

سہارنپور کے مشن انڈسٹریل نارمل سکول کے لئے ایک سینیئر سیکنڈ ماسٹر کی ضرورت ہے تنخواہ ۲۰ سے ۲۵ روپیہ ماہوار تک۔ گھر مفت۔ عمدہ کارگذاری کی حالت میں ہر طرح سے ترقی کی امید ہے ٹرینڈ اور سندیافتہ مدرس کو جو ریاضی میں خصوصیت رکھتا ہو ترجیح دی جائے گی کل درخواستیں۔ سپرنٹنڈنٹ مشن انڈسٹریل سکول سہارنپور کے نام آنی چاہییں

دستورالعمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ۲ معہ ضمیمہ ۲/۸
معہ محصول ڈاک ۲/۸ ۳
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۱۲	۱/۸	۳
چوتھائی کالم	۱/۸	۳	۵
نصف کالم	۳	۵	۱۰
پورا کالم	۵	۱۰	۱۵
پورا صفحہ	۱۵	۲۵	۴۰

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۱ اور بعد کے لئے ۱/ فی سطر ایک روپیہ سے کم کوئی اشتہار کے لئے نہ لیا جائے گا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول ۱ بلا محصول ۱۰ معہ محصول ۱۲
قیمت آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول ۲

بجلی کے ساتھ کمزور اور سُست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنے ہاتھوں سے اپنی طاقت کو ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے اس برے فعل سے آدمی کے پٹھوں کی طاقت ماری جاتی ہے اور بدن میں چستی نہیں رہتی اور پٹھے اور رگیں کمزور ہو جاتی ہیں اور انسان اولاد پیدا کرنے کے لائق نہیں رہتا ہے یہ برا کام آدمی کو اس قدر شرمندگی دلاتا ہے کہ جس سے کئی بزدل خودکشی کر لیتے ہیں اس خراب کام سے دل دماغ جگر گردہ مثانہ خزانہ سب کے سب ضعیف ہو جاتے ہیں دھات کا اخراج شروع ہو جاتا ہے دل کمزور ہو کر دھڑکنے لگ جاتا ہے بزدلی بڑھ جاتی ہے ضعف دماغ سے سر میں چکر آنے لگتے ہیں بات کو بھول جاتا ہے آنکھوں کی کمزوری چربی کی کمی اور بدن اس قدر ضعیف ہو جاتا ہے کہ ذرا سی آواز سے دل دہل جاتا ہے انسان حیران پریشان اکثر رہا کرتا ہے معدہ اور بہول کی کمزوری سے بدہضمی دائمی قبض کی شکایات اکثر رہا کرتی ہے غرضیکہ اس نامراد علت سے وہ وہ مصیبتیں پیش آتی ہیں جن کو بیچارہ بیمار ہی جانتا ہے ایسی بری حالت دیکھ کر حال کے داناؤں نے اس مرض کا سب سے اعلیٰ علاج بجلی کے ذریعہ کیا ہے بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس جاتی ہے اور جاتے ہی اس کو گرم اور ہوشیار کرتی ہے ہم نے بھی وہی بجلی منگوائی ہے اور عرصہ سات سال سے بیماروں کا علاج کرتے ہیں تین ہزار کے قریب بیماروں کا علاج کر چکے ہیں +

ہم نے اس علاج سے بہتر اور کوئی علاج خیال نہیں کیا جو لوگ یہاں سے دور رہتے ہیں ان کے واسطے برقی سیٹ مکمل بھیجا جاتا ہے جو بجلی کا سا کام ہی دیتا ہے اور اس سے رگوں کا مردہ پانی نکل جاتا ہے پھر ایک دو طلا مقرر لگایا جاتا ہے جس سے پٹھے موٹے اور سخت ہو جاتے ہیں اور ایک شیشی مقناطیسی گولیوں کی ساتھ بھیجا کرتی ہے اس کے کھانے سے بہت مادہ پیدا ہوتی ہے سارے برقی سیٹ کی قیمت جس میں برقی طلا اور طلاء ماش کرنے اور حبوب برقی مقناطیسی تینوں چیزیں معہ ترکیب استعمال ہے تین روپیہ آٹھ آنے میں ملتی ہیں جو آدمی ہم کو اپنے پاس بلا کر علاج کرا دے وہ سیکنڈ کلاس ریلوے گاڑی کا کرایہ معہ فیس فی کس پانچ روپیہ روزانہ ادا کرے ہم ہم گھنٹے اندر علاج کر کے واپس آ جائیں گے جو آدمی دبلے پتلے اور کمزور ہیں وہ بجلی لگوانے سے پہلے ایک ڈبیہ مومیائی مفرح کھائیں تاکہ چربی اور طاقت بڑھ جاوے اور جلد فائدہ حاصل ہو قیمت فی ڈبیہ ایک چھٹانک مومیائی ۱۰ معہ محصول ڈاک +

نوٹ

آج کل ہماری دیکھا دیکھی بہت سے لوگوں نے "بجلی کا سفوف" "برقی گولیاں" وغیرہ اشتہار دینا شروع کر دیا ہے اُن کے دھوکے سے بچنا چاہئے +

طبی اخبار سورج پرکاش کا نمونہ مفت دیا جاتا ہے۔

باہر سے آنے والوں کی رہائش کا خاطر خواہ انتظام کیا جاتا ہے۔

المشتہر

فتح چند حکیم عمدۃ الحکماء سندیافتہ مالک سورج پرکاش میڈیکل ہال امرتسر پنجاب

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب۔

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا میل سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام خاص اس سرمہ سے فایدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرہ کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم قیمت فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بٹیل روپیہ مصری سرمہ فی تولہ عہ زنانے خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے +

المشتہر۔ پروفیسر میا سنگھ آہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) پروفیسر میا سنگھ صاحب! آپ کے سفید سرمہ سے جس کی آنکھ میں ناخنہ ہو گیا ہے بہت فائدہ ہے یہ شخص چند ڈاکٹروں کا علاج کر کے مایوس ہو چکا تھا براہ مہربانی ایک تولہ سفید سرمہ اعلیٰ قسم بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیج دیجئے۔

راقم مہاراجہ شتر جیت پرتاپ بہادر سہائے صاحب بہادر والئے ریاست ٹیکمگڑھ اورچھہ

(۲) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ صاحب نے تیار کیا ہے آپ خود اور بہت سے بیماروں پر استعمال کر کے دیکھا ہے اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے میں نے اپنے تجربہ میں آج تک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا میں ان سب کو جن کی آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہے بڑے زور سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں ہر طرح پر مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا پانی آنے دھند و خارش سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا ہے سچ سچ آپ نے اس قدرتی دواؤں میں یہ سرمہ ایجاد کر کے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے جس کا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے ایسے سرمہ سے فیضیاب ہو کر فایدہ اٹھائیں اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں۔

راقم پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور

(۳) جناب سردار صاحب جو یکیٹ سرمہ ممیرہ کا بغرض تجربہ آپ نے میرے پاس بھیجا تھا اس کو میں نے اپنے چند مریضوں پر استعمال کیا بہت مفید پایا میری رائے میں آپکا ایجاد شدہ سرمہ ہر قسم کی سوزش

دکھنے دی تنظر اور دھوندے کے لئے نہایت مفید ہے اور اس وقت تک میں نے انہی بیماریوں کے مریضوں پر خاص کر استعمال کیا ہے اور آیندہ جن بیماریوں میں مفید پاؤنگا ان کی نسبت بعد کو لکھونگا۔

راقم ڈاکٹر طہمین پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ و ایڈیٹر میڈیکل جرنل آگرہ۔

(۴) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب! تسلیم میں نے آپ کے یہاں سے سفید سرمہ ممیرے کا منگوا کر استعمال کیا جس قدر جلد فائدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہو گئی ہے آپکا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے بعد اس کے آنکھ کو طاقت بخشتا ہے تیسرے دن فائدہ معلوم ہو جاتا ہے واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس لئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سرمہ سے بڑھکر آنکھ کے لئے اور کوئی دوائی نہیں ہے۔

راقم مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجھگوان اودھ

(۵) جناب من تسلیم نیاز چونکہ آپ کا سرمہ بہت سے آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید ثابت ہوا ہے اس واسطے اور ایک تولہ سفید ممیرہ کے سرمہ کی ضرورت ہے آپ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیج کر مشکور فرماویں۔

راقم ڈاکٹر ولی احمد صاحب سول سرجن شفاخانہ دھاوانسیو علاقہ حیدرآباد دکن

پانچ ہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب تین ہزار کے ہیں ایک کو بھی جعلی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ کا انعام دیا جاویگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے لئے ۱۸۹۸ء سے جمع کیا گیا ہے۔

پادری ایچ گولکناتھ صاحب بی اے اڈیٹر و منیجر نور افشان ساکن لودیانہ کے لئے لودیانہ مشن پریس میں زیر اہتمام دہلی راد کے چھپا۔